72960-خطبہ جمعہ کے دوران چندہ جمع کرنے کا حکم

سوال

خطبہ جمعہ میں دوسرے خطبہ کے دوران خطیب کے کہنے پرچندہ جمع کرنے کا حکم کیا ہے ؟
اور دوسرے خطبہ میں دعاء مانگنے کا حکم کیا ہے ، اور کیا دوران خطبہ چندہ دینے اور جمع کرنے کے لیے صفوں کے درمیان چلنے والوں کا جمعہ فاسد ہوجاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز جمعہ کے لیے آنے والے شخص کے لیے دل وجان اور اعظاء کے ساتھ ہمہ تن گوش خطبہ سننا واجب ہے ، اور اس کے لیے کسی بھی کام میں مشغول ہونا جائز نہیں ، چاہے سلام کا جواب یا دوران خطبہ بولنے والے شخص کو خاموش کرانے کے لیے ہی کیوں نہ ہو.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اچھی طرح وضوء کرکے نماز جمعہ کے لیے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا اس کے لیے دونوں جمعوں اور تین یوم کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ، اور جس نے کنکریوں کو چھویا اس نے لغو کام کیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (857).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : "جس نے کنکریوں کو چھویا اس نے لغو کام کیا"

اس میں دوران خطبہ کنکری وغیرہ کو چھونے اور عبث اور فضول کام کرنے سے منع کیا گیا ، اور اس میں اشارہ ہے کہ دل و دماغ اور اعضاء کے ساتھ ہمہ تن گوش ہوکر خطبہ سننا چاہیے ، اور یہاں لغو سے مراد باطل ، قابل مذمت ، اور مردود ہے. انتہی

دیکھیں : شرح مسلم (147/6).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اس کے لیے دوران خطبہ ہاتھ یا ٹانگ ، یا داڑھی ، یا لباس وغیرہ سے کھیلنا اور عبث کام کرنا جائز نہیں ، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے کنکریوں کو چھویا اس نے لغو اور باطل کام کیا"

اور ایک حدیث میں ہے :

"جس نے لغو اور باطل کام کیا، اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس کی ظہر کی نماز ہے"

اور اس لیے بھی کہ لغو اور باطل کام خشوع کے مانع ہے، اور اسی طرح اس کے لیے دائیں بائیں دیکھنا اور مڑنا جائز نہیں، اور لوگوں کی طرف نظریں دوڑانا وغیرہ بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ جمعہ نہیں سن سکے گا اور وہ اس میں مشغول رہے گا.

بلکہ اسے چاہیے کہ وہ خطیب کی طرف متوجہ ہو جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کی وقت ان کی جانب متوجہ ہوتے تھے" انتہی بتصرف

دیکھیں: الملخص الفقہی (176/1).

نماز جمعہ میں حاضر اشخاص سے چندہ جمع کرنے میں خطبہ کے لیے بہت زیادہ تشویش ہوتی اور خرابی ہوتی ہے، اور چندہ جمع کرنے والے کی جانب سے چندہ دینے والوں کے لیے بھی حرکت کا باعث بنتا ہے، اور پھر اس میں چندہ جمع کرنے والا شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بھی باعث بنتا ہے، اور حدیث میں یہ سب کچھ منع کیا گیا ہے.

اور پھر ایسا کرنا جمعہ اور خطبہ کے مقصود کے بھی منافی ہے، اور پھر ایسا کرنے کی ضرورت بھی کوئی نہیں، کیونکہ چندہ نماز جمعہ کے بعد بھی جمع کیا جا سکتا ہے، اور جو شخص دوران خطبہ ایسا کام کرے وہ جمعہ کے اجر و ثواب سے محروم ہوگا، اور اسے ظہر کی نماز کا اجر ملے گا.

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے روز غسل کرکے اور بیوی کی خوشبو لگا کر آیا اگر اس کی بیوی ہو، اور اس نے اچھا لباس پہنا، اور پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا، اور دوران خطبہ کوئی لغو کام نہ کیا تو دونوں جمعوں کے مابین کفارہ بنے گا، اور جس نے لغو کام کیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس کی ظہر ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (347) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (721) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

یعنی اسے ظہر کی نماز جیسا ثواب حاصل ہوگا، اور اپنے لغو کام اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی وجہ سے وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے اجر و ثواب سے محروم رہے گا.

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابوداود.

شیخ فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"خطبہ جمعہ سننے والے کے لیے دوران خطبہ مانگنے والے پر صدقہ کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ مانگنے والے نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز نہیں تھا، اس لیے ناجائز کام میں اس کی مدد نہیں کی جائیگی، اور یہ ناجائز کام دوران خطبہ کلام کرنا ہے" انتہی

دیکھیں: الملخص الفقہی (175/1).

دوم:

دوران خطبہ یا خطبہ کی دعاء کے دوران کلام کرنے سے منع کرنے اور کنکری اور سنگریزوں وغیرہ کے ساتھ کھیلنے میں کوئی فرق نہیں، اور بعض فقہاء جو دعاء کے درمیان کلام کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں یہ قول ضعیف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" بعض فقہاء کرام رحمہم اللہ کا کہنا ہے :

جب امام دوران خطبہ دعاء کر رہا ہو تو اس دوران میں کلام کرنا جائز ہے؛ کیونکہ دعاء خطبہ کے ارکان میں سے نہیں، اور خطبہ کے ارکان کے علاوہ میں کلام کرنی جائز ہے.

لیکن یہ قول ضعیف ہے؛ کیونکہ جب دعاء خطبہ کے متصل ہے تو پھر وہ خطبہ کا حصہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے ہر خطبہ میں مسلمانوں کے لیے دعاء استغفار کیا کرتے تھے "

لہذا صحیح یہی ہے کہ جب تک امام خطبہ دے رہا ہو چاہے وہ خطبہ کے ارکان میں ہو یا اس کے بعد کلام کرنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (110/5).

واللہ اعلم.